

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

# سنتوں بھرا بیان

28/07/2016



نیکوں کے حریص

(Urdu)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

كُوْنْتُ سُنَّتِ الْاِعْتِكَافِ (ترجمہ: میں نے سنتِ اعتکاف کی نیت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیت فرمایا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے،

نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

## دُرُودِ پَاک کی فضیلت:

تاجدارِ مدینہ، قَرَارِ قَلْبِ وَسِيْنَةِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ ذیشان ہے: ”جو مجھ پر شبِ جمعہ اور

جمعہ کے روز سو (100) بار دُرُودِ شَرِيْفِ پڑھے، اللّٰهُ تَعَالٰى اُس کی سو (100) حاجتیں پوری فرمائے گا، ستر

(70) آخرت کی اور تیس (30) دنیا کی“۔ (جامع الاحادیث للسيوطی، ۳/۷۵، حدیث: ۷۷۷۷)

ذاتِ والا پہ بار بار دُرُودِ      بار بار اور بے شمار دُرُودِ

رُوئے آنور پہ نُورِ بارِ سلام      زُلفِ اطہر پہ مُشکبارِ دُرُودِ

(ذوقِ نعت: ۸۶)

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيْبِ!      صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَوَابِ کی خاطر بیانِ سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے

ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ”بَيِّنَةُ الْبُؤْمَنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ“ مُسْلِمَانِ کی نیتِ اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔ (المعجمُ الکبیر للظہرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دومدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں:

نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا ﴿ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علم دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکادو زانو بیٹھوں گا ﴿ضرورتاً سمٹ سرگ کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ﴿دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلٹھنے سے بچوں گا ﴿صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، ذُكْرُ وَاللّٰهِ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ وَغَیْرَهٗ سُنْ كِرْ ثَوَابِ كَمَا نَعْنِیْ وَوَالِدِیْ كِیْ دِلْ جُوْنِیْ كِیْ لَعْنَةِ بَلَنْدِ آواز سے جواب دوں گا ﴿بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصَافَحَہٗ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ!

مرتے دم بھی نیکیاں کمانے کی حرص

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 413 صفحات پر مشتمل کتاب "عیون

الحکایات" جلد 2، ص 79 پر ایک حکایت نقل ہے:

حضرت سیدنا احمد بن محمد بن زیاد رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَیْهِ سے منقول ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے

حضرت سیدنا ابو بکر عَطَّار رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَیْهِ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب حضرت سیدنا جنید بغدادی رَحْمَةُ

اللّٰهِ تَعَالَى عَلَیْهِ کا انتقال ہوا تو میں اور میرے کچھ رفقاء وہاں موجود تھے، ہم نے دیکھا کہ انتقال سے کچھ دیر

قبل کمزوری کی وجہ سے آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَیْهِ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ کے دونوں پاؤں سوجے

ہوئے تھے۔ جب رکوع و سُجود کرتے تو ایک پاؤں موڑ لیتے جس کی وجہ سے بہت تکلیف اور پریشانی ہوتی۔

دوستوں نے یہ حالت دیکھی تو کہا: اے ابو قاسم! یہ کیا ہے؟ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَیْهِ کے پاؤں مُتَوَرَّم (یعنی

سُوجے ہوئے) کیوں ہیں؟ فرمایا: ”اللہ اَکْبَر، یہ تو نعمت ہے۔“ حضرت سیدنا ابو محمد حریری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْنِهِ نے کہا: ”اے ابو قاسم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْنِهِ! اگر آپ لیٹ جائیں تو کیا حرج ہے؟“ فرمایا: ”ابھی وقت ہے، جس میں کچھ نیکیاں کر لی جائیں، اس کے بعد کہاں موقع ملے گا۔“ پھر اللہ اَکْبَر کہا اور آپ کی رُوح اس دارِ فانی سے عالمِ بالا کی طرف پرواز کر گئی۔ یہ بھی منقول ہے کہ جب آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْنِهِ سے کہا گیا: حُضُور! اپنی جان پر کچھ نرمی کیجئے، تو فرمایا: اب میرا نامہ اعمال بند کیا جا رہا ہے، اس وقت نیک اعمال کا مجھ سے زیادہ کون حاجت مند ہو گا۔ (عیون الحکایات: جلد 2، ص 79)

میری زندگی بس تری بندگی میں  
ہی اے کاش! گزرے سدا یا الہی  
(وسائل بخشش، ص: 106)

### صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بیان کردہ حکایت سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْنِهِمْ اَجْمَعِیْنِ نیکیاں کمانے میں کس قدر حریص تھے کہ جاں کنی کا وقت ہے، کمزوری اور نقاہت کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا ممکن نہیں ہے، کثرتِ عبادت کے سبب پاؤں سُوجے ہوئے ہیں، تکلیف کی شدت ہے، ان تمام اَعْذَار کے باوجود بھی خواہش یہی ہے کہ مزید کچھ نیکیاں کر لی جائیں۔ یاد رہے کہ حضرت سیدنا جنید بغدادی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْنِهِ اِبْتِدَاءً اَمِیْنہ کی تجارت کرتے تھے، اس دوران بھی آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْنِهِ کا معمول تھا کہ جب اپنی دُکان پر تشریف لے جاتے تو پردہ گرا کر چار سو (400) رکعت نمازِ نَفْل ادا فرماتے، ایک مُدّت تک آپ نے اس عمل کو جاری رکھا۔ پھر آپ دُکان چھوڑ کر حَضْرَتِ رِسْرِی سَقَطِی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْنِهِ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ان کے مکان کی ایک

کو ٹھڑی میں خلوت گزریں ہو کر اپنے دل کی پاسبانی شروع کر دی، اس طرح آپ نے 40 سال کا طویل عرصہ گزارا۔ تیس (30) سال تک آپ کا معمول تھا کہ عشاء کی نماز کے بعد کھڑے ہو کر صبح تک اللہ اللہ کہا کرتے اور اسی وضو سے صبح کی نماز ادا کرتے۔ آپ خود ہی اِرشاد فرماتے ہیں کہ بیس (20) برس تک مجھ سے تکبیرِ اُولیٰ فوت نہیں ہوئی۔ (شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص: ۴۳ ملاحظاً)

## ہمارے اسلاف اور ہم!

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہمارے اسلاف کا طرز زندگی کس قدر پیارا تھا کہ دن بھر رزقِ حلال کیلئے تجارت کرتے اور راتیں ذکر و عبادت میں گزارا کرتے اور ہم اپنی زندگیاں نہ جانے کن کن فضول کاموں میں برباد کر رہے ہیں، ہمارے اسلاف آخری دم تک نیکیاں کمانے کی دُھن میں مگن رہتے جبکہ ہم میں سے ایسے بھی ہیں جو اپنی ساری زندگی غفلت میں گزار کر بڑھاپے میں بھی نیکیوں کی طرف مائل نہیں ہوتے، ہمارے اسلاف تو نمازوں کی ایسی پابندی فرماتے کہ ساہا سال تکبیرِ اُولیٰ فوت نہ ہوتی جبکہ ہم مہینوں مساجد کا منہ نہیں دیکھتے، بعض عید کی نماز کیلئے سال میں ایک بار ہی نہایت اہتمام کے ساتھ مسجد کا رخ کرتے لیتے ہیں لیکن بعض اس سعادت سے بھی محروم نظر آتے ہیں۔ ہمارے اسلاف پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سنتوں کے دیوانے تھے جبکہ ہم فیشن کے متوالے دنیا کی رنگینیوں کے مستانے ہیں، ہمارے اسلاف نہ صرف خود نیکیاں کرتے بلکہ دوسروں تک بھی نیکی کی دعوت پہنچاتے جبکہ ہم نہ صرف خود گناہوں میں مشغول رہتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی گناہوں کے مواقع فراہم کرتے ہیں، ہمارے اسلاف اسلام کی سر بلندی کی خاطر اپنی جان و مال، اہل و عیال کی قربانی دے کر راہِ خدا عَزَّ وَجَلَّ میں سفر کرتے جبکہ ہم مال کی محبت میں حرام و ناجائز ذرائع اختیار کر کے اپنی آخرت برباد کر رہے ہیں۔ افسوس! صد افسوس! وہ اسلام جو ہمیں صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ اور اولیائے کرام کی بے شمار قربانیوں کے بعد نصیب ہوا ہے، آج ہمیں اس کی ترقی و اشاعت کی بالکل فکر نہیں رہی

یاد رکھئے! عنقریب ہمیں بھی مرنا ہے، اندھیری قبر میں اُترنا ہے اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا ہے۔ لہذا آج میسر آنے والی ان چند سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیے، نیکیاں کرنے لگنا ہوں سے بچنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، علمِ دین سیکھنے کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کیجئے، مدنی انعامات پر عمل کیجئے اور دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت کو اپنا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے ڈھیروں نیکیاں کرنے کے کثیر مواقع میسر آئیں گے۔

صَلِّ اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ!

## حرص کی تعریف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی چیز سے جی نہ بھرنے اور ہمیشہ زیادتی کی خواہش رکھنے کو حرص کہتے ہیں جبکہ حرص رکھنے والے کو ”حَرِیص“ کہتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ج ۷، ص ۸۶ طحطا) جیسے کثیر مال کی خواہش کرنا، یہ جذبہ و خواہش حرص ہے جبکہ وہ شخص جو اس جذبے کا شکار ہو وہ حریص کہلائے گا۔

عموماً یہی سمجھا جاتا ہے کہ حرص کا تعلق صرف مال و دولت کے ساتھ ہوتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ حرص کسی بھی شے کی مزید خواہش کرنے کا نام ہے اب وہ چیز کچھ بھی ہو سکتی ہے! اگر کسی کے دل میں مال و دولت کی مزید خواہش ہو تو وہ ”مال کا حریص“ کہلائے گا، اور اگر کسی کو بھوک سے زیادہ کھانے کی خواہش ہو تو اسے ”کھانے کا حریص“ کہیں گے، نیکیوں میں اضافے کا تمنائی ”نیکیوں کا حریص“ قرار پائے گا جبکہ گناہوں کا بوجھ بڑھانے والے کو ”گناہوں کا حریص“ کہیں گے۔ چنانچہ

حضرت علامہ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ الْعَظْمِی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَیْہِ لکھتے ہیں: لالچ اور حرص کا جذبہ خوراک، لباس، مکان، سامان، دولت، عزت، شہرت اَلْغَرَضُ! ہر نعمت میں ہوا کرتا ہے۔ (جنتی زیور، ص ۱۱۱ طحطا) حرص کے مُتَعَلِّق مزید مَعْلُومَات کے حصول کے لیے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 232 صفحات پر مشتمل کتاب

”حرص“ کا مطالعہ بہت مفید ثابت ہوگا، آج ہی اس کتاب کو ہدیہً حاصل فرما کر اس کا مطالعہ فرمائیے  
 نیز دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے بھی اس کتاب کو پڑھنے (Read)، ڈاؤن لوڈ (Down Load) اور  
 پرنٹ آؤٹ (Print Out) کرنے کی سہولت موجود ہے۔

## ”حرص“ ایک فطری امر ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حرص ایک ایسی صفت ہے، جو انسانی فطرت میں شامل ہے، دودھ  
 پیتا بچہ ہو یا کڑیل جوان یا سو (100) سال کا بوڑھا انسان، مرد ہو یا عورت، حاکم ہو یا محکوم، امیر ہو یا غریب  
 ، عالم ہو یا جاہل الغرض ہر ایک حرص میں مبتلا ہوتا ہے، یہ الگ بات ہے کہ کسی کو ثوابِ آخرت کیلئے  
 نیکیوں کی حرص ہوتی ہے تو کسی کو مال و دولت، جاہ و حشمت اور عزت و شہرت کی۔ تفسیرِ خازن میں ہے:  
 لا یلچ دل کا لازمی حصہ ہے کیونکہ یہ (یعنی دل) اسی طرح بنایا گیا ہے۔ (تفسیر الخازن، ج ۱، ص ۷۳، طبعاً)

یاد رہے! حرص کا تعلق جن کاموں سے ہوتا ہے، ان میں سے کچھ کام باعثِ ثواب ہوتے ہیں اور  
 کچھ باعثِ عذاب جبکہ کچھ محض مُباح (یعنی جائز) بھی ہوتے ہیں یعنی ایسے کاموں کے کرنے پر کوئی ثواب  
 ملتا ہے اور نہ ہی چھوڑنے پر کوئی عتاب ہوتا ہے لیکن یہی مُباح (یعنی جائز) کام اگر اچھی اچھی نیتوں کے  
 ساتھ کیے جائیں تو انسان ثواب کا مستحق اور اگر بُرے ارادے سے کرے تو عذابِ نار کا حقدار ہو جاتا ہے۔

## حرص کی اقسام:

حرص کی بنیادی طور پر تین (3) قسمیں ہیں:

- (1) حرصِ محمود (یعنی اچھی حرص) جیسے راہِ خدا میں صرف کرنے کے لیے کثرتِ مال کی تمنا کرنا۔
- (2) حرصِ مذموم (یعنی بُری حرص) کسی بُرے کام جیسے شراب پینے کیلئے کثرتِ مال کی تمنا کرنا۔
- (3) حرصِ مباح (یعنی جائز حرص) جیسے بغیر کسی نیت کے کثرتِ مال کی تمنا کرنا۔ لیکن اگر اس حرص

میں اچھی نیت ہوگی تو یہ حرصِ محمودین جائے گی اور اگر بُری نیت ہوگی تو یہی مذموم ہو جائے گی۔  
**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہمیں اپنی حرص کو اُن کاموں میں صرف کرنا چاہیے جن سے ہمیں دنیا و آخرت کا نفع حاصل ہو اور یہ خوبی صرف نیکیوں کی حرص میں ہی پائی جاتی ہے کیونکہ یہی حرص انسان کی بخشش و مغفرت کا ذریعہ اور جنت کے اعلیٰ درجات میں پہنچانے کا وسیلہ بنتی ہے اور قرآن پاک میں اس کی ترغیب بھی دلائی گئی ہے۔

<p>تَرْجَمَهُ كُنْزُ الْاِيْمَانِ: اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان وزمین آجائیں پر ہییز گاروں کے لئے تیار رکھی ہے۔</p>	<p>وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ لِّمَن سَرَّحْنَا وَجْهَهُ  عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ لِمَن أُعِدَّتْ  لِلْمُتَّقِينَ ﴿۱۳۳﴾ (پ ۴، آل عمران، ۱۳۳)</p>
--	--

صراط الجنان جلد 2 صفحہ 53 پر اس آیت کریمہ کی تفسیر میں ہے کہ گناہوں سے توبہ کر کے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرائض کو ادا کر کے، نیکیوں پر عمل پیرا ہو کر اور تمام اعمال میں اخلاص پیدا کر کے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بخشش اور جنت کی طرف جلدی کرو۔

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی نیک عمل کے فضائل بیان کرتے ہوئے اس کی ترغیب دلائی ہے، چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اِحْرَاضٌ عَلٰی مَا يَنْفَعُكَ وَاِسْتِعْنِ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ یعنی اس پر حرص کرو جو تمہیں نفع دے اور اللہ سے مدد مانگو عاجز نہ ہو۔ (صحیح مسلم، کتاب القدر، باب فی الامر بالقوة۔۔ الخ، الحدیث: ۲۶۶۴، ص ۱۴۳۲)

آج کے لوگ!

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آیتِ مبارکہ اور حدیثِ طیبہ سے معلوم ہوا کہ ہمیں اپنی بخشش و مغفرت کروانے اور جنت کے اعلیٰ درجات پانے کیلئے ایسے کام کرنے چاہئیں کہ جس میں ہماری آخرت کا

فائدہ ہو مگر افسوس! صد افسوس کہ دنیا کی مَجَبَّت اور فکرِ آخرت سے غفلت کے سبب مسلمانوں کی بھاری اکثریت شوقِ عبادت سے کوسوں دُور اور گناہوں کی حریص ہوتی جا رہی ہے۔ آج کا نوجوان قطار میں لگ کر مہنگے داموں ٹکٹ خرید کر ساری رات گناہوں بھرے میوزک پروگرام دیکھنے سننے کو تیار ہے مگر نماز ادا کرنے کی غرض سے چند منٹ کے لئے مسجد کا رخ کرنے سے کتراتا ہے، کئی کئی گھنٹے ریموٹ (Remote) ہاتھ میں پکڑے کیبل پر فلمیں ڈرامے دیکھنے کیلئے وقت مل جاتا ہے مگر علمِ دین سیکھنے کے لئے 100 فیصد اسلامی چینل ”مدنی چینل“ دیکھنے میں نفس و شیطان رُکاوٹ بن جاتے ہیں، روزانہ سینکڑوں سطروں پر مشتمل اخبار پڑھنے والوں کو کئی کئی مہینے قرآن کریم کی چند آیات کی تلاوت کے لیے فرصت نہیں ملتی، بُرے دوستوں کی صحبت میں بلاناغہ گھنٹوں اپنا وقت برباد کرنے والا ہفتے میں صرف ایک دن وہ بھی چند منٹ کیلئے علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کو تیار نہیں۔ کمپیوٹر، موبائل فون کے ذریعے اور نائٹ پیکیجز (Night Packages) پر کئی کئی گھنٹے ضائع کر دینے والے کو ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں آنے کی دعوت دی جائے تو گھر کا کوئی ضروری کام یاد آ جاتا ہے، یاد رکھئے! غفلت اور گناہوں میں مبتلا ہونے کا انجام ہلاکت و رسوائی کے سوا کچھ نہیں، اس سے پہلے کہ پیامِ اجل (موت کا پیغام) آن پہنچے اور ہم اپنے عزیز و اقرباء کو روتا چھوڑ کر اس دُنیا سے کوچ کر جائیں ہمیں چاہیے کہ بقیہ زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے ہاتھوں ہاتھ سچی توبہ کریں اور نیکیوں کی حرص پیدا کریں۔

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اجل بھی  
بس اب اپنے اس جہنم سے تُو نکل بھی یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی  
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عزت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلِّ اللّٰهَ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ!

بزرگانِ دین کو آمیڈیل بنا لیجئے

## نیکیوں کے حریص

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نیکیوں کی حرص کے متعلق سُن رہے ہیں یقیناً اچھی چیزوں کی حرص کرنا اور انہیں اپنانے کی کوشش کرنا شریعت کو مطلوب ہے، جس طرح مال و دولت کے حریص لوگ مالداروں کو اپنا آئیڈیل بناتے ہیں، اسی طرح نیکیاں کرنے کا جذبہ بڑھانے اور اس راہ میں پیش آنے والی مشقتوں کو برداشت کرنے کا حوصلہ پانے کیلئے ہم اپنے بزرگانِ دین رَحْمَهُمُ اللہُ تَعَالَى کو اپنا آئیڈیل بنا لیں تو اس طرح ان پاکیزہ ہستیوں کی زندگی ہمارے لئے مُشعلِ راہ بن جائے گی اور ہم بھی نیکیوں کے حریص بن جائیں گے۔ جتنی فکر ایک دنیا دار کو اپنی دنیا بنانے کی ہوتی ہے اس سے کہیں زیادہ ان نُفوسِ قُدسیہ کو اپنی آخرت سنوارنے کی دُھن ہوتی تھی۔ ان کے حالاتِ زندگی سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ حضرات نیکیوں کے کس قدر حریص ہو کرتے تھے! آئیے ان نیک ہستیوں کی عبادت و ریاضت کے احوال سنتے ہیں۔

### (1) صدیق اکبر کا شوقِ عبادت!

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روزِ شمار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے دریافت فرمایا: آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا؟ تو حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کی: میں نے۔ پھر پوچھا: آج تم میں سے کس نے جنازے میں شرکت کی؟ تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کی: میں نے۔ دریافت فرمایا: آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کی: میں نے۔ ارشاد فرمایا: آج تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی؟ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کی: ”میں نے۔“ تو بحرِ بَر کے بادشاہ، دو عالم کے شہنشاہ، اُمّت کے خیر خواہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس کسی میں یہ خصلتیں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہو گا۔ (صحیح مسلم، ص ۵۱۳ حدیث ۱۰۲۸)

♣..... میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ایک ہی دن میں

## نیکیوں کے حریص

روزہ رکھا، جنازے میں شرکت کی، مسکین کو کھانا کھلایا اور مریض کی عیادت کی تو غیب کی خبریں دینے والے نبی، دو جہاں کے اُجالے نبی صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے انہیں جنت کی خوشخبری سنائی، سبحان اللہ! معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا، جنازے میں شرکت کرنا، مسکین کو کھانا کھلانا، مریض کی عیادت کرنا جنت میں لے جانے والے اعمال ہیں۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ!

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

## (2) زخمی حالت میں بھی نماز ادا فرمائی

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پر نمازِ فجر سے پہلے خنجر سے قاتلانہ حملہ کیا گیا، مگر آپ شدید زخمی ہونے کے باوجود اپنی زندگی کے آخری سانس تک نماز کا اہتمام کرتے رہے، چنانچہ حضرت سیدنا مسور بن مخرمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو نیزے سے زخمی کیا گیا تو میں اور ابن عباس (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان پر کپڑا ڈالا ہوا تھا، ہم نے کہا: یہ نماز کے نام پر جتنی جلدی اٹھیں گے کسی اور چیز کے نام سے نہیں اٹھیں گے، چنانچہ ہم نے عرض کی: یا امیر المؤمنین! نماز!! یہ سن کر حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اُٹھے اور فرمایا: اللهُ عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! جو نماز ترک کرے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے زخمی حالت میں بھی نماز ادا کی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۸، ص ۵۷۹، حدیث ۱۲ الخصا)

## برکاتِ نماز

♣..... بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی آپ نے نماز سے محبت اور نیکیوں کی حرص دیکھی، شدید زخمی حالت میں بھی آپ نے نماز ادا فرمائی، آج مسلمانوں کی غالب اکثریت بد قسمتی

## نیکیوں کے حریص

سے نمازوں سے دُور، جو پڑھتے ہیں اُن میں بھی ایک تعداد ہے جو پابند نہیں ہے۔ گھر میں پڑھتے ہیں تو سفر میں چھوڑ دیتے ہیں، خوشی میں پڑھتے ہیں تو غمی میں چھوڑ دیتے ہیں، غمی میں پڑھتے ہیں تو خوشی میں غافل ہو جاتے ہیں، فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی شان پر قربان جائیے کہ شدید زخمی حالت میں بھی نماز ادا فرمائی، ان کے صدقے میں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی پکا نمازی بنائے، آئیے! کچھ نماز کی برکتیں پیش کرتا ہوں۔

نماز جنت میں لے جانے والا عمل ہے، نماز مومن کے لئے بہترین عمل ہے، نماز نُور ہے، نمازی بغیر ترجمان کے ربِّ عَزَّوَجَلَّ سے ہم کلام ہوتا ہے، خشوع و خضوع کے ساتھ 2 رکعتیں ادا کرنے والے کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے، 2 رکعت نماز دُنیا و مَافِيهَا (یعنی دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے) سے بہتر ہے، نماز اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پسندیدہ عمل ہے، نماز میں ہر سجدے کے عوض ایک نیکی لکھی جاتی، ایک گناہ مٹایا جاتا اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے، نمازی بروزِ قیامت سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل کیا جائے گا، نماز سے گناہ جھڑتے ہیں، نماز گناہوں کے میل کچیل کو دھو دیتی ہے، ایک نماز پچھلی نماز کے دوران ہونے والے گناہوں کو دھو ڈالتی ہے، نمازی خیر میں رات گزارتا ہے، نماز برائیوں کو مٹا دیتی ہے، نمازی جنت میں داخل ہوگا، نمازی کے لئے معصوم فرشتے ربِّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مغفرت کی سفارش کرتے ہیں، نمازی اللہ تعالیٰ کی امان یعنی حفاظت میں رہتا ہے، نماز، نمازی کے لئے دُعاے حفاظت کرتی ہے، نمازی کامل مومن ہے، نمازی کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، نماز، شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔

جنت تمہیں دلائے گی اے بھائیو نماز  
خالق سے بخشوائے گی اے بھائیو نماز  
آرام سے سلائے گی اے بھائیو نماز  
سب سے تمہیں بچائے گی اے بھائیو نماز  
اللہ سے بلائے گی اے بھائیو نماز

دیدارِ حق دکھائے گی اے بھائیو نماز  
دربارِ مصطفیٰ میں تمہیں لے کے جائے گی  
جنت میں نرم نرم بچھونوں کے تحت پر  
فاقے سے مُفلسی سے جہنم کی آگ سے  
باتِ اعظمیٰ کی مانو نہ چھوڑو کبھی نماز



## نیکیوں کے حریص

♣..... بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی نیکیوں کی حرص آپ

نے ملاحظہ فرمائی، بوقت شہادت بھی آپ تلاوتِ قرآن فرما رہے تھے۔

قرآن کریم کی تلاوت مسلمان کے لیے بہت بڑی سعادت ہے، قرآن کریم کی کئی ایسی سورتیں ہیں جن کی تلاوت کی برکت سے مختصر سے وقت میں ثواب کا عظیم خزانہ جمع کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ سورہ یسین شریف، جس کی تلاوت میں 10،8 منٹ لگتے ہیں مگر ثواب کیسا ہے سُنئے، سورہ یسین کو ایک مرتبہ پڑھنے سے 10 قرآن کا ثواب حاصل ہوتا ہے، سورہ یسین کی تلاوت سے 20 حج کا ثواب ملتا ہے اور جو خوش نصیب اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور آخرت کی بہتری کے لئے پڑھے اس کے لئے مغفرت کی بشارت ہے۔

سُورَةُ مُلْكٍ صرف 30 آیات پر مشتمل سورت ہے، اس کو پڑھنے میں 4، 5 منٹ لگتے ہیں مگر ثواب کیسا ہے سبحان اللہ! سُورَةُ مُلْكٍ عذابِ قبر سے بچاتی ہے، سُورَةُ مُلْكٍ اپنے پڑھنے والے کے لئے شفاعت کرتی رہے گی یہاں تک کہ اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

مزید سُنئے! اور شوقِ تلاوت پیدا کیجئے! چنانچہ

حضرت سیدنا معقل بن یسار رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے: نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت 3 بار اَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّبِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ کہے اور سورہ حشر کی آخری 3 آیات پڑھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ستر ہزار (70000) فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اگر اس دن مرے تو شہید ہوگا اور شام کو پڑھے تو صبح تک یہی نصیبت ہے۔ (سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ ج ۳ ص ۲۲۳ حدیث ۲۹۳۱)

♣..... ایک روایت میں ہے کہ ”سورہ بقرہ“ میں ایک آیت ہے جو قرآن پاک کی تمام آیتوں کی سردار ہے، وہ آیت جس گھر میں پڑھی جائے اس گھر سے شیطان نکل جاتا ہے اور وہ آیتُ الْاَلْکَرَسِيِّ ہے۔

(مُسْتَدْرَكُ الْمَجْمُوعِ ج ۲ ص ۶۳۷ حدیث ۳۰۸۰)

♣..... سُورَةُ نَصْرِ چوتھائی قرآن کے برابر ہے، سُورَةُ كَاذِبُونَ یہ بھی چوتھائی قرآن کے برابر ہے،

سُورَةُ اخْلَاصِ تہائی قرآن کے برابر ہے، سُورَةُ زُلْزَالِ نصف قرآن کے برابر ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے صدقے میں ہمیں نیکیوں کا حریص بنائے اور

کثرتِ تلاوتِ قرآن کا شرف عطا فرمائے۔

عطا ہو شوق مولیٰ مدرسے میں آنے جانے کا

خدایا ذوق دے قرآن پڑھنے کا پڑھانے کا

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

(4) افسوس! میں نے آدھی عبادت کم کر دی:

حضرت سَيِّدُنَا كَهْمَسُ بنِ حَسَنِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ روزانہ ایک ہزار (1000) نوافل پڑھتے

تھے، جب فارغ ہوتے تو چلنے کی سکت باقی نہ رہتی تھی۔ اس کے بعد بھی فتاعت سے کام نہ

لیتے تھے بلکہ عاجزی کرتے ہوئے اپنے نفس سے فرماتے: اے ہر بُرائی کے مرکز! اب دوسری

عبادت کے لئے اُٹھ۔ جب آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ آخری عمر میں کمزور ہو گئے تو روزانہ 500 رکعتیں

پڑھا کرتے تھے، اس پر بھی یہ فرماتے: افسوس! میں نے آدھی عبادت کم کر دی!

(تنبیہ المغترین، الباب الثانی، ص ۱۳۸)

♣..... بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَيِّدُنَا كَهْمَسُ بنِ حَسَنِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کا شوقِ عبادت

اور نیکیوں کی حرص دیکھئے، جسمانی کمزوری کے باوجود بھی آپ روزانہ ایک ہزار (1000) نوافل اور آخری عمر

میں بھی پانچ سو (500) نوافل ادا فرماتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ! مدنی انعامات کے عاملین خوش نصیب

عاشقانِ رسول روزانہ تہجد، اشراق و چاشت، تَحِيَّةُ الْوُضُو، تَحِيَّةُ الْمَسْجِدِ، اَوَابِينَ، صَلَوةُ التَّوْبَةِ

## نیکیوں کے حریص

وغیرہ کے نوافل پڑھنے کی بھی سعادتِ عظمیٰ حاصل کرتے ہیں، آئیے! تریغیب کے لئے ان میں سے چند نوافل کے فضائل و برکات ہم بھی سنتے ہیں۔

♣..... تہجد ادا کرنے کو والوں جنت کے وہ بلند و بالا محلات عطا کیے جائیں گے جن کا اندر سے باہر اور باہر کا اندر سے دیکھا جاسکے گا۔

♣..... نماز تہجد ادا کرنے والے بے حساب بخشے جائیں گے۔

♣..... جو نماز فجر باجماعت ادا کر کے ذکر اللہ کرتا رہے یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر 2 رکعتیں (اشراق کی) پڑھیں تو اسے پورے حج و عمرہ کا ثواب ملے گا۔

(سنن الترمذی، ج ۲، ص ۱۰۰ حدیث ۵۸۶)

♣..... چاشت کی پابندی کرنے والے کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

فرمانِ مصطفیٰ: صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ”جو مغرب کے بعد چھ (6) رکعتیں اس طرح ادا کرے کہ ان کے درمیان کوئی بُری بات نہ کہے تو یہ چھ (6) رکعتیں بارہ (12) سال کی عبادت کے برابر ہوں گی۔“ (سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۳۵ حدیث ۱۱۶۷)

میں پڑھتا رہوں سنتیں وقت ہی پر

ہوں سارے نوافل ادا یا الہی

(وسائلِ بخشش مُرْتَم، ص 102)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ان نیک بندوں میں نیکیوں کی حرص کس قدر کُٹ کُٹ کر بھری ہوئی تھی، یقیناً حرص ایک ایسا جذبہ ہے کہ جب یہ پیدا ہو جائے تو انسان کو دیگر

چیزوں سے بے پروا کر دیتا ہے، اگر کسی میں نیکیاں کمانے اور آخرت بنانے کی حرص ہو تو وہ اپنے آرام و سکون کا دھیان کیے بغیر ہر وقت نیکیاں کمانے ہی کی فکر میں رہتا ہے جیسا کہ ابھی ہم نے سنا، جبکہ اگر کسی میں مال و دولت کمانے، عہدے اور منصب کو پانے کی حرص پیدا ہو جائے تو وہ اسی کا ہو کر رہ جاتا ہے۔

## 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ”مدنی انعامات“

مال و دولت کمانے کی حرص سے جان چھڑانے اور نیکیوں کی حرص کا جذبہ پانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور مدنی انعامات پر عمل کرنا شروع کر دیجئے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پر کر کے ہر ماہ کی یکم تاریخ کو جمع کروانا ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام بھی ہے، نیز مدنی انعامات گناہوں سے بچانے کا بہت بڑا ذریعہ بھی ہیں اور نیکیوں کی حرص بیدار کرنے میں بھی بہت معاون ہیں۔ ان کی برکت سے نہ صرف فرائض کی ادائیگی کی سعادت ملتی ہے بلکہ نوافل کی بھی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ کئی مدنی انعامات نفل عبادات کے مُتَعَلِّق ہیں۔ جیسا کہ مدنی انعام نمبر 3 آیۃ الکرسی، سورۃ الاخلاص، تسبیحِ فاطمہ اور سورۃ الملک کے مُتَعَلِّق جبکہ مدنی انعام نمبر 6 راہ میں آتے جاتے مسلمانوں کو سلام کر کے ڈھیروں نیکیاں کمانے اور مدنی انعام نمبر 19 نمازِ تہجد، اشراق و چاشت اور ادا بین کی ادائیگی کے مُتَعَلِّق ہے، ان کے علاوہ بھی کئی مدنی انعامات ایسے ہیں جو ہمیں نفل عبادات کی طرف مائل کرنے والے ہیں، اس لیے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پر کر کے ہر ماہ کی یکم تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بھی بنے گا۔

گناہوں نے کہیں کا بھی نہ چھوڑا      کرم مجھ پر حبیبِ کبریٰ ہو  
گناہوں کی چھٹے ہر ایک عادت      سُدھر جاؤں کرم یا مُصْطَفٰے ہو



ساتھ مدنی قافلے میں سفر کرتا ہوں۔ (از آقا مہینہ: ۲۵، بتغیر)

یہاں سنتیں سیکھنے کو ملیں گی      دلائے گا خوفِ خدا مدنی ماحول  
اے بیمارِ عصیاں تو آ جا یہاں پر      گناہوں کی دے گا دوا مدنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!      صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل مسلمانوں میں ہر طرف دنیوی حرص کی وبا پھیل چکی ہے، ہر ایک دنیوی اعتبار سے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے، کسی کا عالیشان بنگلہ دیکھا تو اس جیسا بنانے کی خواہش، کسی کو عمدہ کپڑے کا شاندار لباس پہنے دیکھا تو ایسا پہننے کی خواہش، کسی کی نئی چمکتی دمکتی کار دیکھ کر دل لپکانا، کسی کا کامیاب کاروبار (Business) دیکھا تو منہ میں پانی بھر آنا، اَلْعَرَضُ! ہم دنیوی مال و دولت کی محبت کے ایسے حریص بن چکے ہیں کہ دن رات آپہں بھرتے اور اس کے حصول کیلئے کوششیں کرتے ذرا نہیں تھکتے۔ اے کاش! کسی کو نیکی کرنا دیکھ کر ہم بھی نیک اعمال کرنے کی حرص میں مبتلا ہو جائیں، اے کاش! دوسروں کو مسجد کی طرف جاتا دیکھ کر ہمیں بھی پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے کی خواہش پیدا ہو جائے۔ ہمارے بزرگانِ دین تو نیکیوں کے اس قدر شوقین تھے کہ نیکی کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ آئیے اس ضمن میں سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كَايَك ایمان افروز واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

اچانک اذان کی آواز سنائی دی!

ایک بار اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ جمل پور گئے تو وہاں سیر و سیاحت کیلئے ایک مقام پر تشریف لے گئے۔ اسی دوران جب نمازِ مغرب کا وقت ہوا تو وہیں ریت پر مُصَلِّی اور رومال وغیرہ بچھا لئے گئے، اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کے میزبان و خلیفہ حضرت مولانا مفتی عبدالباقی برہان

## نیکیوں کے حریص

الحق جبل پوری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ میں نے ابھی اذان دینے کے ارادے سے کانوں میں انگلیاں ڈالی ہی تھیں کہ اچانک مجھے اذان کی آواز سنائی دینے لگی، دیکھا تو اعلیٰ حضرت (رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ) اذان دے رہے تھے، اذان کے بعد خود ہی اقامت کہہ کر نمازِ مغرب بھی پڑھائی۔ نماز سے فراغت کے بعد ہم نے قدموں کا بوسہ لیا تو آپ نے دستِ مبارک سے میرا (یعنی مولانا برہان الحق جبل پوری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ) کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر ارشاد فرمایا: حدیث شریف میں ہے اذان کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے وہاں کا ہر ذرہ شاہد اور گواہ ہو جاتا ہے اس لیے میں نے اذان دی کہ یہاں کا بہتہا ہو ادریا، پہاڑ، درخت، سبزہ اور ریت سب میرے لیے شاہد یعنی گواہ ہو جائیں۔ (اکرام امام احمد رضا، ص: ۹۵، بتغیر)

اس کی ہستی میں تھا عمل جوہر	سُنَّتِ مُصْطَفٰے کا وہ پیکر
عالم دین، صاحب تقویٰ	واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
جس نے دیکھا انہیں عقیدت سے	قلب کی آنکھ سے مَحَبَّت سے
مرحبا مرحبا پکار اٹھا	واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائل بخشش: ص ۵۷۵)

صَلِّ اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

### اذان کے جواب کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ امام اہلسنت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمانے کے حریص تھے وہیں ہمیں بھی یہ درس ملا کہ جب موقع ملے شرم و جھجک کے بغیر اذان دے کر قرب و جوار کی اشیاء کو اپنے ایمان کا گواہ بنالینا چاہیے اور اس پر ملنے والی ڈھیروں نیکیوں کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیے۔ بالفرض اگر اذان و اقامت کہنے کا موقع نہ بھی ملے تو

## نیکیوں کے حریص

اذان و اقامت کا جواب دینے کو ہی اپنا معمول بنا لیجئے، اذان و اقامت کا جواب دینے والے مرد کے لیے ہر کلمہ پر دو (2) لاکھ جبکہ عورت کے لیے ہر ایک کلمہ پر ایک لاکھ نیکیوں کا ثواب ملتا ہے، چنانچہ فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: اے عورتو! جب تم بلال کو اذان و اقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے لئے ہر کلمے کے بدلے ایک لاکھ (100000) نیکیاں لکھے گا اور ایک ہزار (1000) درجات بلند فرمائے گا اور ایک ہزار (1000) گناہ مٹائے گا۔ خواتین نے یہ سُن کر عرض کی: یہ تو عورتوں کیلئے ہے مردوں کیلئے کیا ہے؟ فرمایا: مردوں کیلئے ڈگنا۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۵ ص ۷۵)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر قربان جائیے! اُس نے ہمارے لئے نیکیاں** کمانا، اپنے درجات بڑھوانا اور گناہ بخشوانا کس قدر آسان فرما دیا ہے مگر افسوس! اتنی آسانوں کے باوجود بھی ہم غفلت کا شکار رہتے ہیں۔ لہذا نیکیوں کی حرص پیدا کیجئے اور اذان و اقامت کا جواب دیجئے اور لاکھوں نیکیاں اور درجات کی بلندی پائیے۔ اذان و اقامت کا جواب دینا تو مدنی انعام بھی ہے، چنانچہ مدنی انعام نمبر 4 میں ہے: "کیا آج آپ نے بات چیت، چلت پھرت، اٹھانا رکھنا، فون پر گفتگو، اسکوٹر، کار چلانا وغیرہ تمام کام کاج موقوف کر کے اذان و اقامت کا جواب دیا؟" اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اذان و اقامت کا جواب دے کر ڈھیروں نیکیاں کمانے کی سعادت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

گو یہ بندہ نکمٹا ہے بیکار اس سے لے فضل سے ربِّ غفار  
کام وہ جس میں تیری رضا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے  
(وسائلِ بخشش مُرْتَم، ص 138)

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس پُر فتن دور میں گناہ کرنا بہت آسان ہے جگہ جگہ گناہوں کے**

## نیکیوں کے حریص

اسباب و آلات مُہیا ہیں اور مَعَاذَ اللّٰہِ نیکیاں کرنا بے حد دُشوار ہے شاید اسی وجہ سے مسلمان گناہوں کے مریض ہو کر نیکیوں کے حریص نہ رہے۔ افسوس صد افسوس! ہم گناہ کرنے کے لئے تو بڑی سے بڑی مَشَقَّت بھی اُٹھا لیتے ہیں مگر جو نہی نیکی کا موقع ملتا ہے تو نفس و شیطان اپنے جال میں بری طرح پھنسا لیتے ہیں اور معمولی سی نیکی بھی پہاڑ جیسی معلوم ہوتی ہے۔ یاد رکھئے! نیکی میں جتنی مَشَقَّت زیادہ ہوگی اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی رحمت سے ثواب بھی اتنا ہی زیادہ عطا فرمائے گا جیسا کہ منقول ہے: ”أَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ أَحْبَبُهَا“ یعنی افضل عبادت وہ ہے جس میں زحمت (تکلیف) زیادہ ہے۔“ (کشف الخفاء: ۱/۱۲۱، الحدیث ۴۵۹) ہمارے اسلاف کو نیکیاں کرتے وقت کیسی ہی مشقت کا سامنا کرنا پڑتا کبھی پیچھے نہ ہٹتے چنانچہ،

## بارش میں طواف کی خواہش!

سرکارِ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ جب دوسری بار حج کے لیے تشریف لے گئے تو مکہ شریف پہنچتے ہی علیل (بیمار) ہو گئے، بسا اوقات بخار کی شدت ایسی ہوتی کہ صحیح طریقے سے کھڑے بھی نہ ہو پاتے، ذی الحج کی تیر ہویں (13 ہویں) تاریخ سے بخار شروع ہوا، کبھی بڑھتا اور کبھی گھٹتا، جبکہ محرم الحرام شریف تقریباً سارا ہی بخار میں گزرا (ملفوظات: ۲۰۰، ۱۸۸، ۲۰۱) ایسے حالات میں شدت سے اس بات کا انتظار تھا کہ صحت کچھ اچھی ہو جائے تو سُوئے مدینہ روضہ سرکارِ اقدس صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حاضری کے لیے روانہ ہو جائے، اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اِرشاد فرماتے ہیں: جب محرم کے آخری دنوں میں بِغَضَلِہٖ تَعَالٰی (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے) صحت (اچھی) ہوئی تو وہاں ایک سُلطانی حمام ہے اُس میں نہا کر باہر نکلا تو اَبْر (یعنی بادل) دیکھا، حرم شریف پہنچتے پہنچتے برسنا شروع ہوا۔ مجھے حدیث یاد آئی کہ جو مینہ (بارش) برستے میں طواف کرے وہ رحمتِ الہی (عَزَّوَجَلَّ) میں تیرتا ہے۔ فوراً سنگِ اسود شریف کا بوسہ لے کر بارش ہی میں سات (7) پھیرے طواف کیا، تو پھر سے بخار ہو گیا۔ (مکہ معظمہ کے ایک جید عالم دین) مولانا سید اسماعیل رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: ایک ضعیف

## نیکیوں کے حریص

حدیث کے لئے آپ نے اپنے بدن کی یہ بے احتیاطی کی! میں نے کہا: حدیث ضعیف ہے مگر اُمید بِحَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰی قَوٰی ہے۔ یہ طواف بِحَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰی بہت مزے کا تھا (کیونکہ) بارش کے سبب طائفین (یعنی طواف کرنے والوں) کی وہ کثرت نہ تھی (جو عام دنوں میں ہوتی ہے)۔

(ملفوظات: ص: ۲۰۹، بتغیر)

شرابِ محبت کچھ ایسی پلا دے  
کبھی بھی نشہ ہو نہ کم یا الہی  
(وسائل بخشش، ص: 109)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ ایک طرف ہمارے اسلاف کا یہ حال تھا کہ مہینہ بھر بخار میں رہنے کے باوجود بھی بارش میں طواف کرنے کی فضیلت پانے کے حریص تھے جبکہ ہماری حالت تو اس قدر اتر ہے کہ ہلکا پھلکا سر درد، نزلہ زکام اور معمولی بیماریوں کے سبب نوافل کی سعادت پانا تو درکنار ہم تو مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فرائض تک چھوڑ دیتے ہیں۔ اگر ہم روزانہ فرائض کے ساتھ ساتھ کچھ نہ کچھ نفل عبادت کی بھی عادت بنائیں گے تو ان شاء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عبادت کا مزید شوق پیدا ہوگا۔

ہمارے بزرگانِ دین کے بارے میں یہ بھی منقول ہے کہ وہ روزانہ نیک اعمال کرنے کا ایک ہدف بنا لیا کرتے اور پھر اس پر عمل کی بھرپور کوشش فرماتے اور ہدف مکمل کر لینے کے بعد بھی خود کو عبادت و ریاضت میں ہی مشغول رکھتے۔ چنانچہ ”حضرت سیدنا عامر بن عبد قیس رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اٰسَیْہِمْ اٰمَنَہُمْ“ نے اپنے اوپر یہ بات لازم کر لی تھی کہ میں روزانہ ایک ہزار نوافل پڑھوں گا۔ چنانچہ وہ اشراق سے لے کر عصر تک (دن کا اکثر حصہ) نوافل میں مشغول رہتے پھر جب گھر آتے تو ان کی پنڈلیاں اور قدم سوجے ہوئے ہوتے، ایسا لگتا جیسے ابھی پھٹ جائیں

## نیکیوں کے حریص

گے۔ اتنی عبادت کے باوجود آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کی عاجزی کا یہ عالم تھا کہ اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہتے: ”اے بُرائیوں پر اُبھارنے والے نفس! تو عبادت کیلئے پیدا کیا گیا ہے، خدا عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! میں اتنے نیک اعمال کروں گا کہ تجھے ایک پل بھی سکون میسر نہ ہو گا اور تو بستر سے بالکل دور رہے گا، میں تجھے ہر وقت مصروفِ عمل رکھوں گا۔“ (عیون الحکایات، ۱/۹۷)

مِری زِندگی بس تِری بندگی میں  
ہی اے کاش گزرے سدا یا اِلهی  
(وسائلِ بخشش، ص: 106)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

شاید میں مر جاؤں!

بعض بزرگانِ دین ہر دن اور رات کو اپنی زندگی کا آخری سمجھ کر اس میں خوب عبادت کرتے، چنانچہ حضرت سیدنا معاذہ عَدَوِیَّہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهَا روزانہ صُبح کے وقت فرماتیں: ”(شاید) یہ وہ دن ہے جس میں مجھے مرنا ہے۔ پھر شام تک کچھ نہ کھاتیں پھر جب رات ہوتی تو کہتیں: ”یہ وہ رات ہے جس میں مجھے مرنا ہے۔“ پھر صُبح تک نماز پڑھتی رہتیں۔ (جنت میں لے جانے والے اعمال، ص: 150)

زندگی کا کیا بھروسا!

فی زمانہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَہ بھی اسلاف کی پیروی کرنے والی عظیم شخصیت ہیں۔ ایک مرتبہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَہ رات بھر مدنی مشورے کے باعث سو نہ سکے۔ بعدِ فجر ایک اسلامی بھائی نے عرض کی: ”ابھی آپ آرام فرمائیں، دس (10) بجے دوبارہ اٹھنا ہے، لہذا! اٹھ کر اشراق و چاشت ادا

## نیکیوں کے حریص

فرمایجے گا۔ ”تو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جواب دیا: ”زندگی کا کیا بھروسہ؟ سو کر اٹھنا نصیب ہو یا نہیں.. یا.. کیا معلوم آج زندگی کے آخری نفل ادا ہو رہے ہوں؟ یہ فرمانے کے بعد اشراق وچاشت کے نفل ادا فرمائے پھر آرام فرمایا۔ (تعارف امیر اہلسنت: ۶۵)

لازمی ہے ہر صورت چھوڑنا گناہوں کا  
بھائی! موت سے پہلے کاش! تو سدھر جاتا  
(وسائل بخشش، ص: 157)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں یہی مدنی ذہن فراہم کرتا ہے کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں، ان سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے نیکیوں کے ذریعے اپنی آخرت بہتر بنالیجئے، سانسوں کی یہ مالانہ جانے کب اچانک ٹوٹ کر بکھر جائے اور خدا نخواستہ ہمیں گناہوں سے توبہ کا وقت بھی نہ مل سکے اور ہماری آخرت برباد ہو جائے۔ لہذا ہمیں بھی اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے اپنے بزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے روزانہ کچھ نہ کچھ نیک اعمال کرنے کا ہدف بنالینا چاہیے تاکہ نیک اعمال کی عادت بن سکے۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ مدنی انعامات پر عمل اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پر کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مدنی انعامات روزانہ نیکیاں کمانے کا وہ عظیم مدنی نسخہ ہے کہ جس کے ذریعے صبح صادق سے لیکر رات سونے تک نیکیاں کرنے کے کثیر مواقع ملتے ہیں۔ مثلاً صبح نمازِ فجر سے پہلے مسلمانوں کو نماز کیلئے جگانا یعنی صدائے مدینہ لگانا، بعد فجر مدنی حلقے میں 3 آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کرنا یا سننا، اشراق وچاشت کے نوافل پڑھنا، پانچوں نمازیں باجماعت پہلی صف میں ادا کرنا، نمازِ پنجگانہ کے بعد نیز سوتے وقت کم از کم ایک ایک بار آیۃ الکرسی، سورۃ الاخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی

## نیکیوں کے حریص

عُنْہا پڑھنا، نیز رات میں سورۃ الملک پڑھنا یا سننا، مدنی درس (درس فیضانِ سنت وغیرہ) دینے یا سننے کی سعادت پانا، عشا کی نماز کے بعد مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں پڑھنا یا پڑھانا۔ ہفتہ وار سُنْتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے علاوہ دیگر مدنی انعامات پر عمل کے ذریعے ثواب کا ڈھیروں خزانہ حاصل کر سکتے ہیں۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** شیطان کبھی بھی یہ نہیں چاہے گا کہ ہم مدنی انعامات پر عمل کر کے دن بھر میں اتنی زیادہ نیکیاں کرنے میں کامیاب ہوں، وہ اس نیک کام سے روکنے کے لیے لاکھوں جتن کرے گا، طرح طرح کے وسوے ڈال کر بہکانے کی کوشش کرے گا کہ میں تو بہت مصروف ہوں اتنا وقت کہاں جو ان 72 مدنی انعامات پر عمل کر سکوں۔ اگر آپ ان وسوسوں پر توجہ دیئے بغیر مدنی انعامات پر غور فرمائیں تو شاید حیران رہ جائیں گے کہ جن مدنی انعامات پر عمل کرنا مشکل لگ رہا تھا ان پر عمل کرنا تو بہت ہی آسان ہے، کیونکہ ہمیں روزانہ 72 مدنی انعامات پر عمل نہیں کرنا بلکہ روزانہ جن مدنی انعامات پر عمل کرنا ہے اس کے تین (3) درجے ہیں۔ پہلا اور دوسرا درجہ 17، 17 اور تیسرا درجہ صرف 16 مدنی انعامات پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ 8 مدنی انعامات ایسے ہیں جن پر ہفتے میں صرف ایک بار عمل کرنا ہے، 6 مدنی انعامات ایسے ہیں جن پر مہینے میں صرف ایک بار عمل کرنا ہے اور 8 مدنی انعامات ایسے ہیں جن پر 12 ماہ میں صرف ایک بار عمل کرنا ہے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آپ کو بخوبی اندازہ ہو گیا ہو گا کہ شیطان ہمیں جن مدنی انعامات پر عمل کرنا دشوار محسوس کروا رہا تھا، ان پر عمل کرنا تو بہت ہی آسان ہے۔ فی زمانہ ایک مسلمان کے لئے مدنی انعامات پر عمل کس قدر ضروری ہے، اس کا اندازہ آپ کو اسی وقت ہو سکے گا جب آپ مدنی انعامات کے رسالے کا بغور مطالعہ فرمائیں گے۔ ان مدنی انعامات میں فرائض و واجبات اور سُنن و مُستحبات پر عمل کی ترغیب کے ساتھ ساتھ کہیں اخلاقیات کے حصول کے مدنی پھول بھی خوشبو پھیلا رہے ہیں تو کہیں

## نیکیوں کے حریص

گناہوں سے بچنے اور آسانی سے نیکیاں کرنے کے طریقے اپنی برکتیں لٹا رہے ہیں۔ لہذا اگر ہم بھی گناہوں کی بیماریوں سے چھٹکارہ پا کر نیکیوں کے حریص بننا چاہتے ہیں تو آج ہی سے مدنی انعامات پر عمل شروع کر دیجئے، اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

### بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حرص کی تعریف، اس کی اقسام، نیکیوں کے حریص اسلافِ کرام کے ایمان افروز واقعات سنے۔

← کسی چیز سے جی نہ بھرنے اور ہمیشہ زیادتی کی خواہش کرنے کو حرص کہتے ہیں۔

← ہمارے بزرگانِ دین ہمیشہ نیکیوں کی ہی حرص میں مبتلا رہتے، یہاں تک کہ وقتِ نزع بھی انہیں نیکیاں کمانے کا ہی خیال رہتا تھا۔

← ہمیں ایسی حرص اختیار کرنی چاہیے جو آخرت میں ہمارے لیے فائدے کا سبب بنے۔

← ہمارے اسلاف کو نیکیاں کمانے میں کیسی ہی مشقت کا سامنا کرنا پڑتا وہ نیکیاں کمانے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔

← اللهُ عَزَّوَجَلَّ اپنے نیکو کار بندوں کے صدقے ہمیں بھی نیکیوں کی حرص عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعَادَات حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مُصْطَفٰی جان

رَحْمَت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہِ بزمِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنتِ نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(مشکوٰۃ النصاب، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۷۵۷۵ ادارۃ الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا  
جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

گھر میں آنے جانے کے چند مدنی پھول:

(1) جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: ”بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ“ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوت۔ (ابوداؤد، ج ۴ ص ۲۰۰ حدیث ۵۰۹۵) اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اس دُعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہوگی اور اللہ الصِّدِّق عَزَّوَجَلَّ کی مدد شامل حال رہے گی۔ (2) اپنے گھر میں آتے جاتے محارم و محرمات (مثلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچے وغیرہ) کو سلام کیجئے (3) اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مثلاً بِسْمِ اللّٰهِ کہے بغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخل ہو جاتا ہے (4) اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ (یعنی ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فرشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔ (ردُّ الْمُحْتَرَجِ ص ۹ ص ۲۸۲) یا اس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حُضُورِ اَقْدَسِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مَبَارَکِ مُسْلِمَانُوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱ ص ۹۶، شرح الشفاء للقماری ج ۲ ص ۱۱۸) (5) جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ (6) اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو خوشی لوٹ جائیے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو (7) جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے

## نیکیوں کے حریص

سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے (8) کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے (9) واپسی پر اہل خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکر یہ بھی ادا کیجئے اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی سُنّتوں بھر اسالہ وغیرہ بھی تُوخّمہ پیش کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو (2) کُتُب بہارِ شریعت حصہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات کی کتاب ”سُنّتیں اور آداب“ ہدیہ حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھر سفر بھی ہے۔ (101 مدنی پھول، ص ۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سُنّت کے پھول  
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 ذُرودِ پاک اور 2 دُعائیں۔

﴿1﴾ شبِ جمعہ کا ذُرود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

بُزُرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس ذُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قَبْرِ میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ اُسے قبر میں اپنے رَحْمَت بھرے ہاتھوں سے اتار رہے ہیں۔<sup>(1)</sup>

## ﴿2﴾ تمام گناہ مُعَاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهِ وَسَلَّمَ

حضرت سیدنا انس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پَآک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ مُعَاف کر دیئے جائیں گے۔<sup>(2)</sup>

## ﴿3﴾ رَحْمَت کے ستر (70) دروازے

صَلِّ اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرُودِ پَآک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمَت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔<sup>(3)</sup>

## ﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُودِ شَرِيف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللهِ صَلَاةً اَكْبَرَةً يَدُوَامِ مُلْكِ اللهِ

حضرت اَحْمَد صَاوِي رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ بَعْضُ بُرُغُوغٍ سے نقل کرتے ہیں: اِس دُرُودِ شَرِيفِ كُو اِيك بار پڑھنے سے چھ (6) لاکھ دُرُودِ شَرِيفِ پڑھنے كا ثواب حاصل ہوتا ہے۔<sup>(4)</sup>

## ﴿5﴾ قُرْبِ مُضْطَفِّ صَلِّ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ

ايك دن ايک شخص آيا تو حُضُورِ اَنُورِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّيقِ الْكَبيرِ رَضِيَ اللهُ

1... افضل الصلوات على سيد السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصاً

2... افضل الصلوات على سيد السادات، الصلاة الحادية عشرة، ص ۶۵

3... القول البديع، الباب الثاني، ص ۲۷۷

4... افضل الصلوات على سيد السادات، الصلاة الثانية والخمسون، ص ۱۴۹

## نیکیوں کے حریص

تَعَالَى عَنْهُ کے درمیان بٹھالیا۔ اس سے صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکارِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔<sup>(5)</sup>

## ﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعَتِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْبُقْعَةَ الْمُقَرَّبَةَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
شافعِ اُمِّ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔<sup>(6)</sup>

## ﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

### جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔<sup>(7)</sup>

## ﴿2﴾ گویا شبِ قَدْرِ حاصل کر لی

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَدِيثُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔) فرمانِ مُضَظَّفِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اس نے شبِ قَدْرِ حاصل کر لی۔<sup>(8)</sup>

5... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

6... الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

7... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاة... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

8... تاریخ ابن عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵